امریکہ میں دعوت اسلام کے مواقع

امریکیوں میں یہ سب کچھ ہونے کے باوجود جو ہم نے سنا، خیر کا پہلو ختم نہیں ہو گیا۔ لاکھوں امریکی اسلام قبول کرنے کی طرف راغب کیے جا سکتے ہیں اور امریکہ میں قبول مذہب کی مکمل آزادی ہے۔ اگر مسلمان وہاں ٹی وی اسٹیشن چلانے کی استعداد میں ہوں تو اس ذریعے کو دعوت کے لیے استعمال میں لانا چاہیے، بالکل اسی قانونی جواز کی بنیاد پر جس سے یہود ونصاریٰ کو اپنا ٹی وی اسٹیشن چلانے کی اجازت ہے۔ امریکہ، برطانیہ اور فرانس سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ یہ دونوں ممالک اسلامی شعار اپنانے سے جبراً منع کرتے ہیں۔ میں امریکہ کی تعریف نہیں کر رہا، کیونکہ امریکہ بھی اسلام دشمنی میں کچھ کم نہیں لیکن ہمیں دوسرے کے معاملے میں انصاف کرنے کا حکم ہے: **ان اللہ یامر بالعدل والاحسان** ۔'' اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔'' اور دوسری جگہ فرمایا: **واذا قلتم فاعدلوا** '' اور جب بات کہو، انصاف کی کہو۔''

ہمیں معاشروں کی درجہ بندی میں اللہ کا حکم ماننا ہے۔ امریکہ میں مذہبی آزادی کی وجہ یہ ہے کہ اس کا دستور کلیسا اور حکومت کو الگ الگ کرتا ہے اور مذہب حکومت میں قطعی دخل انداز نہیں ہو سکتا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ امریکی حکومت دینی مدارس پر ایک پیسہ بھی خرچ نہ کرے گی لیکن دوسری طرف تمام مذاہب کو اپنے تعلیمی مراکز کھولنے کی مکمل اور یکساں آزادی ہے۔ یہ مراکز ٹیکس سے مستثنیٰ ہوتے ہیں اور انہیں رفاہ عامہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ گویا یہ رقم ملک میں رفاہی کاموں پر صرف ہوئی۔ بجائے اس کے کہ حکومت اپنے عبادت خانے کھول کر خود ایک فرقہ وارانہ مصیبت اپنے گلے میں ڈالے، دینی گروہوں کو اپنے عبادت خانے اور تعلیمی مراکز کھولنے کی اجازت دے دی ہے، خواہ کوئی مذہب ہو۔ اس لیے جو مذہب زیادہ سرگرم ہوگا، وہ زیادہ پھیلے گا اور مستقبل قریب میں امریکی دستور کے اندر کسی تبدیلی کا امکان نہیں اس لیے اگر وہاں کے مسلمان ہمت کریں تو دعوت کا کام ٹھوس بنیادوں پر ہو سکتا ہے۔

(الشیخ سفر عبدالرحمٰن الحوالی)